

ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے ایک اہم فتویٰ

# ویلنٹائن ڈے

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

از: مفتی فضیل رضا قادری عطاری مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالَمِی

پیشکش

مجلسِ افتاء (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

- نام رسالہ : ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی)
- از : مفتی فیصل رضا قادری عطاری مُدْطَلَّه الْعَالِي
- پیشکش : مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)
- پہلی بار : ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، فروری 2015ء تعداد: 50000 (پچاس ہزار)
- ناشر : مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

### مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- ❖ **کراچی:** شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ❖ **لاہور:** داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ❖ **سردار آباد:** (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ❖ **کشمیر:** چوک شہیدال، میرپور فون: 058274-37212
- ❖ **حیدر آباد:** فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ❖ **ملتان:** نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ❖ **اوکاڑہ:** کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ❖ **راولپنڈی:** فضل داد پلازہ، کمپنی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ❖ **خان پور:** دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- ❖ **نواب شاہ:** چکر بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- ❖ **سکھر:** فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- ❖ **گوجرانوالہ:** فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- ❖ **پشاور:** فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

E. mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجار: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) جو اب رائج ہوتا جا رہا ہے مسلمانوں کو اسے منانا کیسا ہے؟ اس دن نامحرم لڑکے اور لڑکیاں آپس میں محبت کے تحائف (سرخ پھول، ویلنٹائن کارڈ وغیرہ) کا آپس میں تبادلہ کرتے ہیں، محبت کے اقرار اور اس تعلق کو برقرار رکھنے کے وعدے کرتے اور قسمیں کھاتے ہیں تو کیا ایک مسلمان کو اس طرح کے تہوار منانا زیب دیتا ہے؟ کیا اسلام اسے ایسے تہواروں کو منانے کی اجازت دیتا ہے؟ اگر نہیں تو مسلمانوں کو معاشرہ میں رائج ایسے تہواروں میں کیا انداز اختیار کرنا چاہئے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

انسان چونکہ فطرتاً جلد باز اور جدت پسند ہوتا ہے اگر اپنی عقل سے احکام شریعت کو سمجھ کر اس کے دائرہ میں زندگی بسر نہ کرے تو یہ دو عادتیں اسے قدم قدم پر بُرائی میں مبتلا کرتی رہتی ہیں اور اسے اپنے کئے کا احساس بھی نہیں ہوتا بُرائی کے

بھنور میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ اس سے نکلنا اس کے لئے بے حد دشوار ہو جاتا ہے پھر ایک فطری عادت چونکہ نل جل کر زندگی بسر کرنے کی بھی اس میں موجود ہے اس لئے دوسروں کے ساتھ رہنا بھی اس کے لئے ضروری ہے اور دنیا میں چونکہ مسلمانوں کے علاوہ کافر بھی بستے ہیں اور بڑی تعداد میں بستے ہیں اور مسلمانوں میں بھی نیک بھی اور نافرمان بھی دونوں طرح کے ہوتے ہیں اس لئے معاشرتی زندگی میں اس کو بگاڑ کے اسباب زیادہ اور سدھار کے کم دستیاب ہوتے ہیں اور موجودہ گلوبلائزیشن کے اس دور میں جب میڈیا کی بڑی کمپنیوں کے مقاصد میں برائیاں، بدکرداریاں، بداخلاقیاں عام کرنا شامل ہے اور نفسانی لذات و شہوات کو دکھا دکھا کر لوگوں کا سکون برباد کرنا اور ان کی طبیعتوں میں ہیجان برپا کرنے رکھنا ان کے اہداف میں سے ہے اور اس پر بھرپور و منظم طریقہ سے برائی کی نشر و اشاعت کا کام بہت تیزی سے ہو رہا ہے جس سے کافروں کے طور طریقہ اور نافرمانوں کی نت نئی نافرمانیاں منٹوں، سیکنڈوں میں ساری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اس لئے معاشرہ میں تباہ کن اثرات زیادہ ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ باتیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

پھر خرابیوں اور اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہونے والے زیادہ تر دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں: (1) جو مالی لحاظ سے آسودہ حال، تَعیش پسند، گروفر، جاہ و خشم کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ (2) جو عقل کے لحاظ سے کمزور اور غیر سمجھدار واقع ہوں۔

عقل کے لحاظ سے کمزور لوگ اس لئے اخلاقی برائیوں کا زیادہ شکار ہوتے

ہیں کہ اپنے بھلے بُرے سے گماحقہ واقف نہیں ہوتے اس لئے ان سے عقل کے لحاظ سے فائق طبقہ جب زور و شور سے اپنا پیغام ان میں نشر کرتا ہے تو اس سے متاثر ہو جاتے ہیں، چونکہ بُرائی کی دعوت دینے والے زیادہ ہوتے ہیں اس لئے بُرائی عوام میں بہت جلد وسیع پیمانے پر پھیلتی ہے اور بچانے والے اگرچہ انتہائی عقلمند دیندار ہوں چونکہ کم ہوتے ہیں اس لئے بُرائی سے بچنے والوں کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے۔

خليفة اعلیٰ حضرت علامہ سید سلیمان اشرف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اٰمِنٌ كَثْرًا

”النور“ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں:

”یہ واقعہ اور حقیقت ہے کہ عوام نہ اپنی رائے رکھتے ہیں نہ ان کی کوئی آواز ہے، ملک میں تعلیم یافتہ گروہ جب کسی خیال کی ترویج یا ہمہ گیری چاہتا ہے تو وہ اپنی تقریر و تحریر سے عوام میں اسی خیال کو پیدا کر دیتا ہے وہ اپنے خیال کے صورت کو اس بلند آہنگی سے پھونکتا ہے کہ عوام کے خیال اسی کے خیال کا عکس اور عوام کی آواز اسی کی صدائے بازگشت ہوتی ہے۔“<sup>(۱)</sup>

جبکہ تعیش و جاہ پسند طبقہ حکمران ہو یا نہ ہو ان کے خرابیوں بد اخلاقیوں میں مبتلا ہونے کی بڑی وجہ دنیا طلبی اور نفسانی لذات و شہوات کی اسیری ہوتی ہے جو انہیں راہِ حق سے دُور کرتے کرتے بہت دُور لے جاتی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم عذاب کرنے

رَسُوْلًا ۝۱۵۰ وَاِذَا اَرَادْنَا اَنْ نُّهْلِكَ  
 قَرِيْبَةً اَمْرًا مَّا مَثَرُ فِيْهَا فَفَسَقُوْا  
 فِيْهَا فَحَسَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَاَمْرُنْهَا  
 تَدْمِيْرًا (۱)

والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں اور  
 جب ہم کسی ہستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس  
 کے خوشحالوں (امیروں) پر احکام بھیجتے ہیں  
 پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر  
 بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کر کے  
 برباد کر دیتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بگاڑ و فساد اور نافرمانیوں میں مبتلا  
 ہونے کی ایک وجہ بے حد خوشحالی اور جاہ و حشمت کے ساتھ حکمرانی بھی ہوتی ہے  
 ایسے لوگوں کے نافرمانیوں میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے اور عام مشاہدہ  
 سے بھی اس کا بخوبی پتا چلتا ہے۔

اب ایک طرف تو فطری عادتوں کی یہ صورت حال ہے دوسری طرف  
 مسلمان چونکہ عام انسان نہیں ہوتا بلکہ بنسبت کافروں کے حقیقی سچی انسانیت کا تاج  
 اس کے سر پر ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دولت ایمان اسے  
 نصیب ہوتی ہے اور مسلمان ہونے کے ناطے اس کا دین و ایمان اسے جدت پسندی  
 کے ساتھ ضروری حد تک قدمت پسند، جلد بازی کی فطری عادت کے باوجود تحمل  
 پسند اور عقل سے کام لیتے ہوئے حدود شریعت میں رہتے ہوئے زندگی گزارنے  
 والا اور لوگوں سے مل جل کر رہنے کی ناگزیریریت کے ساتھ برائیوں سے مجتنب رہنے

اور متاثر نہ ہونے کا درس بھی دیتا ہے۔

ضروری حد تک قدامت پسند اس طور پر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور ہمارے نبی مکرم شاہِ نبی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا سے ظاہری پردہ فرمائے ہوئے بھی چودہ سو سال سے زیادہ ہو چکے ان پر رب کا کلام بھی اسی محبوب زمانے میں نازل ہوا تھا اور آپ نے اپنی اسی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اس کی تفہیم و تشریح اپنی احادیث کی صورت میں امت کو عطا فرمائی تھی تو جب یہ سب کچھ بھی پرانا ہے تو مسلمان کا اس معنی میں قدامت پسند ہونا ضروری ہوا، ورنہ وہ مسلمان کب رہے گا پھر قرآن و حدیث کی واضح نصوص اور ائمہ مجتہدین کے اجماع سے ثابت شدہ ضروری احکامات بغیر کسی حیل و حجت کے ماننا اور اس پر عمل پیرا ہونا یونہی ائمہ اربعہ میں سے جو کسی امام کا مُتَقَدِّد ہے اس کا اپنے امام کے قول کو حق تسلیم کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل کرنا سچا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے اور یہ سب باتیں آج کی نہیں صدیوں پہلے ثابت و مقرر ہو چکی ان میں سے کسی بات پر عمل میں کوتاہی اور رد و انکار کرنے سے نوبت فسق و فجور سے لے کر کفر و گمراہی تک پہنچتی ہے اس لئے جدید دنیا میں رہنے والا مسلمان بھی اپنے ایمان اور دینی ضروری احکام کے لحاظ سے قدامت پسند ہوتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے یہ اس کی مذہبی زندگی کے لئے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔

الغرض خدائے ذوالجلال اور اس کے بھیجے ہوئے نبی بے مثال صَلَّی اللہُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جن کا اس نے کلمہ پڑھا ہے ان کے فرامین میں اسے دینی محتاط زندگی گزارنے کا طریقہ کار اور اس کی حدیں چونکہ بیان کر دی گئی ہیں اسے شتر بے مہار کی طرح من مانیوں کے لئے آزاد نہیں چھوڑا گیا لہذا مسلمان اور کافر کے درمیان یہی بنیادی فرق ہوتا ہے کہ مسلمان صاحب ایمان اور احکام شریعت کا پابند ہوتا ہے کافر ان دونوں باتوں سے محروم اور مادر پدر آزاد رہتا ہے۔

مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے بہت سے کلمہ پڑھنے والے دین کے دائرہ میں رہنا قبول کرنے کے باوجود ماحول کے بگاڑ اور کافروں کی آزادیوں سے متاثر ہو کر بے عملی کا شکار ہو جاتے ہیں، تہواروں کے معاملے میں خوشی منانے اور اس کے اظہار کے طریقوں کو اختیار کرنے میں بھی ایسے ہی مسلمان غلطی کا شکار ہو کر شریعت کی حد پھلانگتے ہوئے گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، بنیادی وجہ وہی فطری کمزوریوں کو اسلامی رخ سے نہ سمجھنا اور ان کمزوریوں سے بچنے کے لئے اسلامی اخلاق و آداب عقائد و اعمال سے دوری اختیار کئے رہنا ہوتی ہے۔ اس لئے جدت پسندی، جلد بازی، ناسمجھی، غیر ضروری میل جول اور بُری صحبت کے اثرات سے وہ بچ نہیں پاتے یا اسی طرح خوش رہنا پسند کرتے ہیں اور بچنا نہیں چاہتے۔

الغرض غیر مسلموں کی طرف سے جو بھی چیز آئے ان کی دنیاوی مادی ترقیاں دیکھ کر ایسے مرعوب ہو جاتے ہیں کہ ان کی ہر چیز اچھی لگنے لگتی ہے، غیر مسلم ممالک کی اسٹیپ دیکھ کر چیزیں خریدتے ہیں، انہیں کے کلچر کے ہونٹوں



میں کھانا کھانا، تقریبات میں جانا پسند کرتے ہیں، اپنے گھر اور پورا گھرانہ، اپنا مکمل لباس و کردار و گفتار تک سے وہ اپنے آپ کو اسی کلچر کا ایک فرد قرار دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں کسی حد تک کامیاب ہو جائیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی نئی چیز وہاں سے آتی ہے اگرچہ کیسی ہی ناپاک و ناجائز کیوں نہ ہو کلچر میں شامل ہونے کی وجہ سے اس سے دور ہو جانا ان کے لئے دشوار ہوتا ہے اور دور رہنے کا خیال بھی آئے تو فوراً یہ اندیشہ ان کے دل و دماغ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے کہ ہمارے اسٹیٹس کے لوگ پھر کیا کہیں گے؟ کیا تمہیں کلچر کے فیشن کے نئے تہواروں کا نہیں پتا چلتا؟ ساتھ ساتھ چلو ورنہ ہمارے ساتھ نہ چل سکو گے، پیچھے رہ جاؤ گے۔ اس طرح کی باتیں سُن کر ان کا نا سبھ دل اور ضدی ہو جاتا ہے اور انہیں دین کے راستہ سے نافرمانی کی راہ کی طرف کھینچتا ہوا لے جاتا ہے۔

اسی بناء پر اسلام دشمن قوتیں، کفر و شرک میں مبتلا قومیں، مسلمانوں کی اکثریت کے مزاج و نفسیات کو بھانپ کر وقتاً فوقتاً تجربات کرتی رہتی ہیں کہ انہیں پتا چلتا رہے کتنے فیصد مذہبی لحاظ سے پابند رہتے ہیں اور پابند رہنا پسند کرتے ہیں اور کتنے فیصد ایسے ہیں جنہوں نے اپنے ضمیر کا گلا گھونٹ دیا اور ان کی ہر ایک بات پر لَبَّیک کہنے کے لئے بے قرار بیٹھے ہیں، ذہنی اعتبار سے ان کے شکنجے میں مکمل طور پر جکڑے ہوئے ہیں۔

جب اپنے مطیع و فرمانبردار مسلمانوں کے ٹولے میں اضافہ دیکھتے ہیں تو

انہیں میں سے اسلام دشمنی کے لئے میر جعفر و میر صادق جیسے افراد کو چن چن کر افتراق و انتشار اور شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے اور مُسَلَّمہ احکامات شرعیہ کو بے جا تاویلوں کے ذریعہ رد کرنے کا ہدف دے کر کام میں لگا دیا جاتا ہے۔

یہ کچھ واقعی صورت حال عرض کی ہے ابھی حال ہی میں کچھ ایسا تازہ تازہ نہیں ہوا بلکہ سلطنتِ اسلامیہ کے زوال سے بلکہ اس سے بھی پہلے سے اس قسم کی سازشوں اور حماقتوں کا من حیث القوم مسلمان شکار رہے ہیں۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ الرَّحْمَہُ اٰنِی شہرہ آفاق کتاب ”بہارِ شریعت“ میں ایک مقام پر مسلمانوں کی اسی ابتر حالت کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مسلمانوں کی جو ابتر حالت ہے اس کا کہاں تک رونا رو یا جائے یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوتِ مُثْفَعِلَہ (اثر قبول کرنے کی قوت) اتنی قوی ہے اور قوتِ فاعِلَہ (دوسروں پر اثر انداز ہونے کی قوت) زائل ہو چکی تو اب کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کریں گے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی (1)

چند ضروری باتیں تمہیداً بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ویلنٹائن ڈے جیسا بے ہودہ گناہوں بھرا دن، مادر پدر آزادی کے ساتھ رنگ رلیوں کے ساتھ منانا، جو نوجوان لڑکے لڑکیوں میں مقبول ہوتا جا رہا ہے اس کے پس پردہ بھی اسی

۰۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

①..... بہار شریعت، حصہ نم، جزیہ کا بیان، ۲۰۱۲ء۔

قسم کے اسباب موجود ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے یعنی فطری کمزوریاں، جدت پسندی، جلد بازی، نفسانی و شیطانی لذات کی اسیری، دین سے دُوری، نہ خود پابند رہنا نہ اپنی اولاد کی تربیت کر کے اسلامی اخلاق و آداب کا انہیں پابند بنانا، نہ ملی قومی سطح پر مسلمانوں کے حکمرانوں کا معاشرے میں خلاف اسلام رسم و رواج و تہواروں کے خلاف سخت اقدامات اٹھانا یہ وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں میں اس بے ہودہ دن کا منایا جانا بھی شروع ہو چکا ہے بلکہ حکمران طبقہ اس طرح کے خلاف اسلام نظریات اور کھلم کھلا گناہوں کی روک تھام کے اقدامات کرنے کی بجائے اسے فروغ دینے اور اس قسم کے برائی پھیلانے والوں کو تحفظ اور کھل کر کام کرنے کا موقع دینے میں آگے آگے دکھائی دیتا ہے، ان میں سے ہر سبب اس قسم کی برائی کا خنجر مسلمانوں کے سینے میں پیوست کرنے میں اپنا زور لگا رہا ہے۔

## ویلنٹائن ڈے کا پس منظر اور اس دن کو منانے کا انداز

آمدن برسر مطلب کے تحت اب سوال چونکہ ویلنٹائن ڈے کے بارے میں ہے اس لئے خصوصاً سب سے پہلے ویلنٹائن ڈے کا تاریخی پس منظر اور اس دن ہونے والی خرافات کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں پر واضح ہو کہ اس گناہوں سے بھرپور دن کی حقیقت کیا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ایک پادری جس کا نام ویلنٹائن تھا تیسری صدی عیسوی میں رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے زیر حکومت رہتا تھا، کسی نافرمانی کی بناء پر بادشاہ نے پادری کو جیل میں ڈال دیا، پادری اور جیلر کی لڑکی کے مابین عشق ہو گیا حتیٰ کہ لڑکی نے اس عشق میں اپنا مذہب چھوڑ کر پادری کا مذہب

نصرانیت قبول کر لیا، اب لڑکی روزانہ ایک سرخ گلاب لیکر پادری سے ملنے آتی تھی، بادشاہ کو جب ان باتوں کا علم ہوا تو اس نے پادری کو پھانسی دینے کا حکم صادر کر دیا، جب پادری کو اس بات کا علم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی پھانسی کا حکم دیدیا ہے تو اس نے اپنے آخری لمحات اپنی معشوقہ کے ساتھ گزرنے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے ایک کارڈ اس نے اپنی معشوقہ کے نام بھیجا جس پر یہ تحریر تھا ”مخلص ویلنٹائن کی طرف سے“ بالآخر 14 فروری کو اس پادری کو پھانسی دیدی گئی اس کے بعد سے ہر 14 فروری کو یہ محبت کا دن اس پادری کے نام ویلنٹائن ڈے کے طور پر منایا جاتا ہے۔

جبکہ اس تہوار کو منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ، تختے تختائف کے لین دین سے لے کر فحاشی و عریانی کی ہر قسم کا مظاہرہ کھلے عام یا چوری چھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سنا جاتا ہے ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں فیملی پلاننگ کی ادویات عام دنوں کے مقابلے ویلنٹائن ڈے میں کئی گنا زیادہ بکتی ہیں اور خریدنے والوں میں اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہوتی ہے، گفٹ شاپس اور پھولوں کی دکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتی ہیں۔

مشرقی اقدار کے حامل ممالک میں کھلی چھوٹ نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان جوڑوں کو محفوظ مقام کی تلاش ہوتی ہے۔ اسی مقصد کے لیے اس دن ہوٹل کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور بکنگ کرانے والے رنگ رلیاں منانے

والے نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتی ہیں۔

شراب کا بے تحاشہ کاروبار ہوتا ہے ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سمندر دکھائی دیتا ہے۔

مغربی ممالک میں جہاں غیر مسلم مادر پدر آزادی کے ساتھ رہتے ہیں اور فحاشی و عریانی اور جنسی بے راہ روی کو وہاں ہر طرح کی قانونی چھوٹ حاصل ہے اس دن کی دھماچوکڑی سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دبی دبی صدائے احتجاج بلند ہوتی رہتی ہے جیسا کہ انگلینڈ میں اس کی مخالفت میں احتجاج کیا گیا اور احتجاج کی بنیادی وجہ یہ بتائی گئی کہ اس دن کی بدولت انگلینڈ کے ایک پرائمری اسکول میں 10 سال کی 39 بچیاں حاملہ ہوئیں۔ غور کیجئے یہ تو پرائمری اسکول کی دس سالہ بچیوں کے ساتھ سفاکیت کی خبر ہے وہاں کے نوجوانوں لڑکے لڑکیوں کے ناجائز تعلقات اور اس کے نتیجے میں حمل ٹھہرنے اور اسقاطِ حمل کے واقعات کی تعداد پھر کتنی ہوگی اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

انتہائی دکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دن کو کافروں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے عطا کئے ہوئے پاکیزہ احکامات کو پس پشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا ارتکاب کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم معاشرے کی پاکیزگی کو بھی ان بے ہودگیوں سے ناپاک

وآلودہ کرتے ہیں۔

بدنگاہی، بے پردگی، فحاشی و عریانی، اجنبی لڑکے لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اس ناجائز تعلق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے زنا اور دواعیٰ زنا تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اس روزِ عصیاں زور و شور سے جاری رہتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جن کے ناجائز و حرام ہونے میں کسی مسلمان کو ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہو سکتا قرآن کریم کی آیاتِ پینات اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واضح ارشادات سے ان اُمور کی حرمت و مذمت ثابت ہے۔

مگر چونکہ اس قسم کے سوال سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو دینی نقطہ نظر سے سمجھایا جائے اور اس دن کی خرافات کے ساتھ اس کو منانے کی شہنائت و برائی سے انہیں آگاہ کر کے ان کے دلوں میں خوفِ خدا اور شرمِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا کی جائے تاکہ وہ ان ناپاکیوں سے تائب ہو کر اپنے افکار و کردار کی اصلاح میں مشغول ہو کر بروزِ قیامت سرخرو ہوں، لہذا ترغیب و ترہیب کے لئے چند باتیں دین سے محبت کرنے والے اپنے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں، خود بھی پڑھیں اور اس اہم فتوے کو جو مضمون کی شکل میں ہے عام کریں تاکہ عَامَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ کے دین و دنیا کا بھلا ہو۔

اب ذرا اپنی پاکیزہ شریعت کے احکامات ملاحظہ کیجئے کس طرح بدنگاہی بے حیائی، بے پردگی، اور ہر قسم کی فحاشی و عریانی کی مذمت قرآنِ کریم کی آیات اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات میں بیان ہوئی ہے توجہ کے ساتھ

پڑھنا سننا اور سمجھنا چونکہ مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اس لئے اتنی ہمت ضرور کیجئے آیات واحادیث کو اپنے دل میں داخل ہونے کا موقع دیجئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو توبہ کی توفیق کے ساتھ ساتھ پرہیزگاری کی دولت اور اتباع سنت کی توفیق بھی مل جائے گی۔

## شرم وحیا کا درس اور بے حیائی کی مذمت آیات قرآنیہ سے

(۱)..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِلّٰہِ مُنِیْنٌ یَّعْظُوْنَ اَمِّنْ اَبْصَارِہُمْ  
وِیَحْفَظُوْا فُرُوْجَہُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی  
لَہُمْ اِنَّ اللّٰہَ حَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۱﴾  
وَقُلْ لِلّٰہِ مُنٰتٌ یَّعْضُضْنَ مِنْ  
اَبْصَارِہُنَّ وِیَحْفَظُنَّ فُرُوْجَہُنَّ  
...الایۃ (۱)

ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت سہرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

سورہ نور کی اسی اکتیسویں آیت میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ

وَلَا یُصْرِبْنَ بِاَبْصَارِہِنَّ لِیَعْلَمَ  
مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِہِنَّ (۲)

ترجمہ کنز الایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سناکار۔

(۲)..... سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہوا:

یُنْسَاۗءُ النَّبِیِّ لَسْتِنَّ کَاٰحِدٍ مِّنْ

۰۶۴۵۰۰۷۱۱

①..... پ ۱۸، النور: ۳۱، ۳۰.

②..... پ ۱۸، النور: ۳۱.

النِّسَاءِ إِنْ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَحْضَعْنَ  
بِالنَّقُولِ فَيَطْمَعَ الذَّمِي فِي قَلْبِهِ  
مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٣١﴾  
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ  
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ  
الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ  
وَمَا سَأَلَهُ (۱)

اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو  
تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ  
لاٹچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو اور اپنے  
گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو  
جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اور نماز قائم  
رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا  
حکم مانو۔

(۳)..... اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ملاحظہ کیجئے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزُوجَكَ وَ  
بَنَاتِكَ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ  
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۗ ذَلِكَ  
أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ  
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (۲)

ترجمہ کنز الایمان: اے نبی اپنی بیبیوں  
اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں  
سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے  
منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے  
کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں۔ اور  
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴)..... اس فرمان کو بھی توجہ سے پڑھ لیجئے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا

﴿٣٢﴾

①..... پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲، ۳۳.

②..... پ ۲۲، الاحزاب: ۵۹.



قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ  
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ط  
مُسْلِمَانِ عَوْرَتٍ لَوْ يَهَيِّجُنَّهَا  
رَسُولٌ كَيْفَ حَكَمَ فَرَادٍ لَوْ تَوَخَّيْنِ  
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ  
كَيْفَ اخْتَارَ رَهْ أَوْ جَوَّعَهُمْ نَهَانَ اللَّهُ  
صَلَّ صَلًّا مُبِينًا (۱)

مذکورہ آیات قرآنیہ میں اللہ رب العزت نے مؤمنین مردوں اور عورتوں کو ننگا ہیں نیچی رکھنے، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور پردہ کی اہمیت کس قدر ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ عورتوں کو جاہلیتِ اولیٰ کی بے پردگی سے منع کیا گیا یہاں تک کہ زیور کی آواز بھی غیر مرد نہ سنے، اس کا لحاظ رکھنے کا فرمایا گیا اور آخری آیت جو ذکر کی گئی اس میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کے بعد کسی مسلمان مرد و عورت کے لئے اختیار باقی نہیں رہ جاتا اس کا واضح اعلان فرمایا گیا تو کیا مسلمانوں کو ان احکامات کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرنا چاہئے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان مرد و عورتیں ویلنٹائن ڈے میں ان احکامات کی اعلانیہ کھلم کھلا کافروں کی تقلید میں خلاف ورزیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ عقلمند ہے، سمجھ دے، احکام شریعت کی اتباع میں زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔

شرم و حیا کا درس اور بے حیائی کی مذمت احادیث مبارکہ سے

(۱)..... مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: ”وعن الحسن مرسلًا قال: بلغني أنّ رسول

۰۶۴۵۰۰۷۷

①..... پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶.

صلی اللہ علیہ وسلم قال: لعن الله الناظر والمنظور اليه رواه البيهقي في شعب الایمان. "حسن بصری رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سَمِعْتُ مَرْسَلًا مَرُورِيًّا، كَقَوْلِهِمْ: كَيْفَ يَكُونُ الْبَصَرُ إِذَا كَانَ فِيهِ نَجَسٌ؟" (یعنی دیکھنے والا جب بلا عذر قصد اُدیکھے اور دوسرا اپنے کو بلا عذر قصد اُدیکھائے)۔ (1)

(2).....سنن ابوداؤد میں ہے: "والیدان تزنیان فزناهما البطش والرجلان تزنیان فزناهما المشی والقم یزنی فزناه القبل." اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کو) پکڑنا ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کی طرف) چلنا ہے اور منہ (بھی) زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے۔ (2)

(3).....صحیح مسلم میں ہے: "عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رءوسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا." حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دو چیزوں کی دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اس عہد مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں، ان میں) ایک وہ قوم جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہو گئے جن

—————

①.....مشكاة المصابيح، كتاب النكاح، باب النظر الى المخطوبة... الخ، الفصل الثالث، ۵۷۴/۱، الحدیث: ۳۱۲۵.

②.....ابو داؤد، كتاب النكاح، باب ما يؤمر به من غصّ البصر، ۳۵۹/۲، الحدیث: ۲۱۵۳.

سے لوگوں کو ماریں گے اور (دوسری قسم) ان عورتوں کی ہے جو پہن کر نکلی ہوں گی دوسروں کو (اپنی طرف) مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے پائی جائے گی۔ (1)

(4)..... نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”لان يعطن في رأس احدكم بمخيط من حديد خير له من ان يمس امرأة لا تحل له.“ تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (2)

(5)..... نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اياكم والخلوۃ بالنساء والذى نفسى بيده ما خلا رجلا بامرأة الا دخل الشيطان بينهما ولان يزحم رجلاً خنزير متلطخ بطين او حماة - اى طين اسود منتن - خير له من ان يزحم منكبہ امرأة لا تحل له.“ عورتوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر ان کے درمیان شیطان داخل ہو جاتا ہے اور مٹی یا سیاہ بدبودار کچھڑ میں لتھڑا ہوا خنزیر کسی شخص سے ٹکرا جائے تو یہ

—————

①.....مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات... الخ، ص ۱۱۷۷،

الحديث: ۱۲۵ (۲۱۲۸).

②.....معجم كبير، ابو العلاء يزيد بن عبد الله... الخ، ۲۰/۲۱، الحديث: ۴۸۶.

اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کندھے ایسی عورت سے ٹکرائیں جو اس کے لئے حلال نہیں۔<sup>(۱)</sup>

شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر کی شافعی علیہ الرَحْمَةُ اپنی کتاب ”الزواج عن اقرار الکبائر“ میں ارشاد فرماتے ہیں، اس کا ترجمہ ہے: ”بعضوں نے اپنے ہاتھ کو کسی عورت کے ہاتھ پر رکھا تو ان دونوں کے ہاتھ چٹ گئے اور لوگ انہیں جدا کرنے میں ناکام ہو گئے یہاں تک بعض علماء کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی کہ وہ عہد کریں کہ ایسی نافرمانی کا ارتکاب کبھی نہیں کریں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر صدقِ دل سے توبہ کریں پس انہوں نے ایسا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں چھکارا عطا فرمایا۔ اور اساف اور نائلہ کا قصہ مشہور ہے کہ انہوں نے زنا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان دونوں کو چہرہ مَسْح کر کے پتھر بنا دیا۔

تم یہ دیکھ کر دھوکا نہ کھاؤ کہ کوئی شخص نافرمانی کا مرتکب ہونے کے باوجود ابھی تک صحیح و سالم ہے اور اسے جلدی سزا نہیں ملتی عقل مند کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس پر غرور کرے، اپنے نفس پر غرور کرنے والا اچھا نہیں اگرچہ وہ سلامت رہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے سزا کو جلدی مقرر کر دے جبکہ دوسروں کیلئے نہ کرے، کیونکہ اسے اس سے روکنے والا کوئی نہیں کہ کبھی بہت شنیع و فحش چیز کے ساتھ جلدی سزا ہو جاتی ہے جیسے دل کا مَسْح ہونا، بارگاہِ حق میں حاضری سے دوری، ہدایت کے بعد گمراہی اور بارگاہِ خداوندی کی طرف متوجہ ہونے کے

—————

①.....الزواج عن اقرار الکبائر، الباب الثانی فی الکبائر الظاہرة، کتاب النکاح، ۶/۲.

بعد اعراض کرنا۔<sup>(۱)</sup>

## گانے باجے اور موسیقی کی مذمت قرآن وحدیث کی روشنی میں

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ  
الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ  
بِعَبْرِ عِلْمٍ ۗ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا  
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ<sup>(۲)</sup>  
ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی  
بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں  
بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے  
ذلت کا عذاب ہے۔

اس آیت میں ”لَهْوَ الْحَدِيثِ“ سے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ ہے

کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔

بخاری شریف میں نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا واضح فرمان  
موجود ہے: ”ليكوننَّ من ائمتي اقوام يستحلون الحزَّ والحريير و الخمر و  
المعازف“ ترجمہ: ضرور میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب  
اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے۔<sup>(۳)</sup>

مشہور صحابی حضرت عبد اللہ ابن مسعود رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: گانے  
باجے کی آواز دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جیسے پانی نباتات کو اُگاتا ہے۔

—————

①.....الزواجر عن اقتراف الكبائر، الباب الثاني في الكبائر الظاهرة، الكبيرة الثالثة و  
الخمسون بعد المائة، ٤٤٥/١.

②.....پ ٢١، لقمن: ٦.

③.....بخاری، كتاب الاشربة، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر... الخ، ٥٨٣/٣،

الحديث: ٥٥٩٠.

**الحاصل:** مذکورہ آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ کو بغور ملاحظہ کریں کہ حرام کو دیکھنے والا اور جو اپنا جسم غیر کو دکھائے دونوں پر ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے اور دونوں ہی رحمتِ الہی سے دُور ہیں پھر زنا صرف شرمگاہ کا نہیں بلکہ ہاتھ کا زنا حرام کو پکڑنا، آنکھ کا زنا حرام کو دیکھنا، پاؤں کا زنا حرام کی طرف چلنا، منہ کا زنا حرام بوسہ دینا اور ویلنتاؤن ڈے میں عموماً یہ سارے حرام کام اور زنا کی یہ تمام اقسام پائی جاتی ہیں، حدیث مبارکہ میں غیر عورت کے ساتھ تنہا خلوت اختیار کرنے کی کس قدر سختی سے ممانعت کی گئی اور مثال سے اس کی برائی بیان فرمائی کہ بدبودار کچھڑ سے لتھڑا ہوا خنزیر کسی شخص سے ٹکرائے یہ غیر عورت سے کندھا ملانے سے بہتر ہے جبکہ اس دن کو منانے والے ان اُمور کا ارتکاب بڑی بے باکی کے ساتھ کرتے ہیں آپس میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بے حیائی و فحاشی کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں اس ویلنتاؤن ڈے میں ناجائز خوشی کے ذرائع اپنا کر رنگ رلیاں منانے والوں کے لئے اساف و نائلکہ کے عذاب میں بڑی عبرت کا سامان ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس دن بے حیائی و فحاشی کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے کسی عذاب کا شکار ہو جائیں انھیں ڈرنا چاہئے اور اگر دنیا میں عذاب نازل نہ بھی ہو تب بھی اس گناہِ عظیم کی آخرت میں جو سزا ہوگی اس سے تو ہر مسلمان کو ڈرنا ہی چاہئے اور دنیا میں پکڑو گرفت نہ ہونے کی وجہ سے ہرگز بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔

مسلمان کی تو قرآنِ کریم میں یہ شان بیان ہوئی ہے کہ وہ رحمن عَزَّوَجَلَّ سے بن دیکھے ڈرتے ہیں لہذا خدا کے خوف سے لرز کر اس کی رحمت کے دامن سے لپٹ کر

سچی توبہ کر لیجئے وہ غفور ہے رحیم ہے توبہ کرنے والوں کی نہ صرف توبہ قبول فرماتا ہے بلکہ انہیں اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اس دن فلمیں ڈرامے، گانے باجے اور مختلف بے حیائی سے لبریز شودیکھنے والے بھی توبہ کر لیں کہ یہ سب سخت ناجائز و حرام افعال ہیں۔

### ناجائز محبت میں دیئے جانے والے تحائف کا حکم

وَيْلَتَا لَنْ دُؤَى والے دن اجنبی مرد و عورت کے مابین جو ناجائز محبت کا تعلق قائم ہوتا ہے اور آپس میں جو تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ یہ رشوت کے حکم میں داخل ہے اس لئے ناجائز و حرام ہے ایسے گفٹ لینا اور دینا دونوں ہی ناجائز و حرام ہیں اگر کسی نے یہ تحائف لئے ہیں تو اس پر توبہ کے ساتھ ساتھ یہ تحائف واپس کرنا بھی لازم ہے۔

چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "ما يدفعه المتعاشقان رشوة يجب ردّها ولا تملك." عاشق و معشوق (ناجائز محبت میں گرفتار) آپس میں ایک دوسرے کو جو (تحائف) دیتے ہیں وہ رشوت ہے ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔ (1)

### شراب نوشی کی مذمت سے متعلق آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ

قرآن پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ  
وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ  
ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو  
شراب اور جو اور بت اور پانسے ناپاک ہی

۵۷۵۵۰۷۷

1..... بحر الرائق، کتاب القضاء، ۴/۶: ۴۱

رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ  
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ (1)  
ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم  
فلاح پاؤ۔

احادیث مبارکہ میں بھی شراب پینے پر متعدد عذابوں کی وعیدیں وارد ہوئیں ہیں چند کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

حدیث نمبر ۱: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا اُسے ”طِينَةُ الْخَبَالِ“ سے پلائے گا لوگوں نے عرض کی ”طِينَةُ الْخَبَالِ“ کیا چیز ہے فرمایا کہ: جنہیوں کا پسینہ یا اُن کا عصارہ (نچوڑ)۔ (2)

حدیث نمبر ۲: ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو انسائی وابن ماجہ وداری نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پئے گا اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہر خبال سے اُسے پلائے گا۔ (3)

—————

①..... ۷، المائدة: ۹۰.

②..... مسلم، کتاب الاشریة، باب بیان ان کل مسکر حمراً... الخ، ص ۱۱۰۹،

الحدیث: ۷۲ (۲۰۰۲).

③..... ترمذی، کتاب الاشریة، باب ماجاء فی شراب الخمر، ۳/۳۴۲، الحدیث: ۱۸۶۹.



حدیث نمبر ۳: دارمی نے عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت کی کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جو کھینے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مُدِ اَوْمَتِ كَرْنِ والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (1)

حدیث نمبر ۴: امام احمد نے ابو امامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کی کہ رسولُ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا میں اس کو حوضِ قدس سے پلاؤں گا۔ (2) (بحوالہ بہار شریعت، ۲/۳۸۵، ۳۸۶)

یاد رہے! شراب پینے کا جرم ثابت ہونے کی صورت میں اس کی سزا بطور حد 80 کوڑے ہیں جو کہ تمام شرائط پائی جانے کی صورت میں مجرم کو مارے جاتے ہیں جس کی تفصیل کتبِ فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (3)

## زنا و دواعی زنا کی مذمت میں آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ طیبہ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الرِّثْيَةَ إِنَّهُ كَانَ

ترجمہ کنز الایمان: اور بدکاری کے پاس

﴿۳۵۵۰۷۱۱﴾

- ①.....مشكاة المصابيح، كتاب الحدود، باب بيان الخمر... الخ، ۲/۳۳۰، الحدیث: ۳۶۵۳.
- ②.....مسند امام احمد، حدیث ابی امامة الباهلی، ۲۸۶/۸، الحدیث: ۲۲۲۸۱.
- ③.....شرابِ نوشی کی مذمت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب ”بہار شریعت“، جلد 2 حصہ 9“ (مطبوعہ مکتبہ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

فَاحْشَةً ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا (1)  
 نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت  
 ہی بری راہ۔

ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا  
 آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي  
 حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۗ  
 وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۖ  
 يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ  
 يُخْلَدُ فِيهِ مِهْنًا (2)  
 ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے  
 ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس  
 جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں  
 مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام  
 کرے وہ سزا پائے گا بڑھا یا جائے گا اس پر  
 عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں  
 ذلت سے رہے گا۔

غیر شادی شدہ افراد کیلئے زنا کی سزا کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد  
 فرماتا ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ  
 وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ وَلَا  
 تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ  
 إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
 الْآخِرِ ۗ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ  
 مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (3)  
 ترجمہ کنز الایمان: جو عورت بدکار ہو اور  
 جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور  
 تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں  
 اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور  
 چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا  
 ایک گروہ حاضر ہو۔

﴿٢٤٥-٥٧٧﴾

3..... پ ۱۸، النور: ۲.

1..... پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲.

2..... پ ۱۹، فرقان: ۶۸، ۶۹.

یاد رہے! جبکہ شادی شدہ افراد سے اس جرمِ قبیح کے متحقق کی صورت میں جبکہ ہر طرح سے یقین وثبوت ہو اور ضروری شرائط پائی جائیں تو اس کی سزا بطور حد رجم (سنگسار کرنا) ہے جس کی تفصیل کتبِ احادیث و فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ابو داؤد کی حدیث مبارکہ میں ہے: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ ارشاد فرمایا: "اذا زنى الرجل خرج منه الايمان كان عليه كالأظلمة فاذا انقلع رجع اليه الايمان" جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس پر بادل کی طرح رہتا ہے پھر جب وہ اس حرکت کو چھوڑتا ہے تو اس کا ایمان لوٹ آتا ہے۔<sup>(1)</sup>

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے: "ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكهم ولا يبرئهم ولا يزوجهم ولا يملك كذاب وعائل مستكبر" ترجمہ: یعنی تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور عمیال دار تکبر کرنے والا۔<sup>(2)</sup>

امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: زنا کار لوگوں کو شرمگاہوں کے ساتھ جہنم میں لٹکایا جائے گا اور لوہے کے گرزوں کے ساتھ مارا جائے گا۔ جب وہ اس سزا سے بچنے کے لیے مدد طلب کرے گا تو فرشتے آواز

—————

①..... ابو داؤد، کتاب السنّة، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، ۴ / ۲۹۳، الحدیث: ۴۶۹۰.

②..... مسند امام احمد، مسند ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، ۳ / ۵۲۵، الحدیث: ۱۰۲۳۱.

دیں گے کہ یہ آواز اس وقت کہاں تھی جب تو ہنستا تھا، خوش ہوتا اور اکڑتا تھا۔ نہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور نہ اس کی حیا کرتا تھا۔<sup>(۱)</sup>

شراب و کباب، زنا و دعائی زنا کی مذمت کا بیان پڑھ کر ذہن نشین کریں اور خود اس طرح کی برائیوں میں سے کسی برائی میں مبتلا ہیں تو فوراً توبہ کر لیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی روشنی میں توبہ کی تلقین کر کے سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے پر آمادہ کیجئے۔

### مادر پدرا آزادی کی نحوست اور بڑتی صورتِ حال

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے پاکیزہ مذہب اسلام کی نکھری ستھری تعلیمات آپ نے ملاحظہ کی کہ اسلام ایک مسلمان کو اور پورے مسلم معاشرے کو کس قدر پاک و صاف اور شرم و حیاء سے بھرپور دیکھنا چاہتا ہے اس کے برعکس مغربی معاشرے کا مادر پدرا آزادی ذہنیت کی بناء پر جو حال ہو رہا ہے اور مادی ترقیوں اور آسائشوں سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ انسانیت سے حیوانیت کی سمت بڑھنے کا جو سفر جاری و ساری ہے اور اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکا ہے، وہ بھی ملاحظہ ہو بد قسمتی سے گلوبلائزیشن کے اس دور میں ہماری نوجوان نسل بھی اپنی شرم و حیا کا خود گلا گھونٹ رہی ہے، نہ کوئی سمجھنے کے لئے تیار ہوتا ہے نہ کوئی سمجھانے کے لئے اور رہی سہی کسر مغربی نظریات کی لوریوں میں پروان چڑھنے والے وہاں کے بے ہودہ کلچر کو میڈیا اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے توسط سے مزید فروغ دے کر پوری کر رہے ہیں،

۰۶۰۰۰۰۰۰۰۰

①..... کتاب الکبائر، الکبیرۃ العاشرة، ص ۵۵-۵۶.

دین سے دوری کے باعث نظریاتی اور اخلاقی طور پر کمزور ونجیف مسلمانوں کی نگاہوں میں اسلامی تہذیب وتمدن، قرآنی نظریات اور نبوی تعلیمات کو فرسودہ قرار دے کر ان کے ذہنوں میں گمراہی کے بیج تسلسل کے ساتھ بوری ہے ہیں، بے حیائی پر مشتمل دنوں اور تہواروں کا رواج بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی اور ان میں سے ایک مشہور دن جس میں نوجوان لڑکے لڑکیاں مست ہو کر کھلم کھلا احکام شریعت کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں ”ویلنٹائن ڈے“ ہے۔

مغربی آزادی جس کی تقلید میں عقل سے پیدل ہو کر بعض مسلمان بھاگ رہے ہیں اس کا نقشہ اور بھیانک نتائج ذکر کر دینا ضروری ہے تاکہ حقیقت نگاہوں کے سامنے آئے اور اپنے کئے پر اور جن کے پیچھے لگ کر یہ حال ہو رہا ہے اس پر افسوس وندامت شاید کسی کے دل میں پیدا ہو جائے۔

علامہ بدر القادری مصباحی مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِي جُو طَوِيل عَرَصَةٍ سے یورپ کے ایک ملک میں دین کی خدمت کے لئے مصروف کار ہیں اور وہاں کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں اپنی کتاب ”آداب زندگی“ میں لکھتے ہیں:

آپ جانتے ہیں ترقی یافتہ دنیا کسے کہتے ہیں؟  
جہاں شراب پینا فیشن اور اُمُّ الْخَبَائِث کو بقائے صحت کی ضمانت سمجھا جائے۔  
قمار بازی (جو اکیلنا) اعلیٰ سوسائٹی کا فرد ہونے کی سند ہو۔

ناچ، رقص، اچھل کود، دھماچو کڑی شور و شر میں ہر نوجوان لڑکا اور لڑکی از

خود رفتہ ہو۔

مذہب، دھرم اور رلیجن جہاں طاقِ نسیاں میں رکھی ہوئی فرسودہ کتاب  
سمجھی جائے۔

تعلیم کے نام پر جہاں اسکولوں اور کالجوں میں بے حیائی اور بدتمیزی کا  
کوئی عمل دیکھنے سے رہ نہ جائے۔

رات گئے دیر کو لوٹتے ہوئے ہر نوجوان لڑکا اس شب کی من پسند لڑکی کو  
بھی بغل کر کے لانے میں آزاد ہو۔

یالڑکی کلب سے لوٹتے ہوئے ساتھ آئے اپنے نوجوان دوست کا چہک  
چہک کر گھر والوں سے تعارف کرانے میں کوئی باک نہ محسوس کرے۔

جہاں سن شعور کو پہنچنے سے پیشتر ہی لڑکے اور لڑکیاں جنسی اختلاط کے  
فطری اور غیر فطری طریقہ آزما چکیں۔

جہاں شادی بیاہ، خاندان، حمل اور ولادت کو فرسودہ طریقہ اور بلاوجہ کی  
زحمت سمجھا جائے۔

جہاں مرد ہر رات عورتیں بدلتے اور عورت ہر شب نیا بوائے فرینڈ منتخب  
کرنے میں آزاد ہو۔

اسقاطِ حمل اور اولادِ زنا کی پرورش کے جملہ انتظامات حکومت اپنا ذمہ سمجھے۔  
جہاں مردوں کو مردوں کے ساتھ اور عورتوں کو عورتوں کے ساتھ ہم جنسی  
کی آزادی ہی نہیں بلکہ قانونی تحفظ بھی حاصل ہو۔

جہاں انسانی اخلاق کا معیار اتنا گر جائے کہ بوڑھے بوڑھیاں اولاد سے

زیادہ کتے بلیوں کو فرمانبردار سمجھنے لگیں۔

جہاں ایسے واقعات عام ہوں کہ متعدد اولاد رکھنے کے باوجود ماں یا باپ تنہا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے، جب لاش سے تعفن اٹھے تو پڑوسیوں کے ذریعہ اولاد کو اس کی موت کا علم ہو۔

یہ ہے ترقی یافتہ دنیا کی آزادی اور ترقی کا مختصر خاکہ (1)

غور کیجئے! اس قسم کے آزاد معاشرے اور اس میں جنم لینے والی برائیوں سے مسلم معاشرہ کیوں محروم ہے اس فکر میں مغربی مفکرین اور اسلام دشمن قوتیں ہر لمحہ مصروف رہتی ہیں اور ”ویلنٹائن ڈے“ جیسے دنوں کے نام پر اپنی ان خرافات سے مسلم دنیا کو بھی روشناس کرانا چاہتی ہیں اور جانتی ہیں کہ موجودہ حالات میں اکثر مسلمان دین سے اور دینی تعلیمات سے دور ہیں اور نفس و شیطان کے مکر و فریب میں باسانی مبتلا ہو جاتے ہیں اس لئے ایک ایک دن کی حد تک ہی سہی جب ہماری طرح جدت و لذت کے نشہ میں مدہوش ہو کر بے حیائی و بے پردگی اور وہ بھی سرعام کریں گے تو پھر اس لت سے پیچھا چھڑانا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ یہ برائیاں ان کے معاشرے میں بھی جڑ پکڑ لیں گی اور دیمک کی طرح اسے چاٹتی رہیں گی چونکہ دینی و روحانی پاکیزگی سے روشناس کرانے والے علمائے حق جو ان کے معالج بھی ہیں اور رہبر بھی ان سے تو پہلے ہی قوم دور ہے اس لئے ان کا سمجھانے کا ان پر اثر تو کم ہی ہوتا ہے ان بے حیائیوں کے باعث ان سے مزید دور ہو کر ان کی برکات سے مزید محروم ہو جائے گی پھر اس لاعلاج مرض کا علاج ان

—————

1..... مختصر آواز آداب زندگی۔

کے بس میں نہ رہے گا بد قسمتی سے کافی حد تک وہ اپنے اس ناپاک منصوبے میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔

شرم و حیا کے پیکر، نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے میرے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھو! حقیقی ترقی ان یورپین خرافات میں نہیں بلکہ اسلامی برکات میں ہے۔

مغربی معاشرے کی مادر پدر آزادی کی یہ جھلکیاں اس لئے نقل کی ہیں تاکہ جو لوگ یہ کہہ کر سمجھانے والوں سے جان چھڑا لیتے ہیں کہ ”تھوڑا بہت تو چلتا ہے، تہوار ہی تو ہے، ایک ہی دن کی تو بات ہے، ہم کونسے پاک و صاف ہیں“ اس طرح کے بیباکی اور انانصافی کے ساتھ جملے ادا کرنے والوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سنجیدگی کے ساتھ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ دین سے محبت اور اس کے احکام اور مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیئے ہوئے نظام کے مطابق زندگی گزارنے سے محبت کرنے والا طبقہ ان کے بھلے کی بات کر رہا ہے اگر وہ آج ہنس ہنس کر گناہ کریں گے تو کل ان کی اولاد یا اولاد کی اولاد ان مصائب اور گناہوں کی نحوست کی بناء پر دنیا میں بھی آفات کا شکار ہوگی اور آخرت کی تباہی اس پر مزید ہوگی۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سے اتنی گزارش آخر میں ضرور کرونگا کہ غیر مسلم تو ہمارے نبی مکرم و محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین کے درپے ہوں اور آئے دن مسلمانوں کے دلوں کو توہین آمیز خاکوں سے چھلنی کریں اور مسلمان جو یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ سرکار کے نام پر جان بھی قربان ہے اور ہر بے ادب کی بے ادبی اور شرارت پر سر پاپا احتجاج ہوتے ہیں اور حقیقتاً اور ایماناً ہماری عقیدتوں اور محبتوں



کا مرکز نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے ان کی مبارک پُر نور ہستی سے مسلمانوں کو جذباتی وابستگی ہے اور ان سے وہ اپنے ماں باپ اولاد بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کا حکم حدیث شریف میں مسلمانوں کو دیا بھی گیا ہے تو جان سے بڑھ کر عزیز ہستی اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ادنیٰ تو ہیں برداشت نہ کر سکتا بلاشبہ ان کے ایمان کا تقاضا ہے مگر اس پہلو پر تو غور کیجئے کہ آج کے مسلمان بالخصوص ہمارے نوجوان انہیں غیر مسلموں کے ایجاد کردہ گناہوں سے بھرپور رسم و رواج اور دنوں، تہواروں کے ناپاک واروں کا شکار ہو جائیں جیسا کہ ویلَتَا نُنْ دُءَ اور اس دن ہونے والے گناہوں کی مذمت پر قرآن وحدیث اور عقلِ صحیح کی روشنی میں اوپر کافی تفصیل بیان کی گئی کہ اس روز بدگاہی بے پردگی ناجائز تحائف کا لین دین اور شراب و کباب، زنا و لواطت اور اس کے دواعی ہر قسم کی برائیاں عام ہوتی ہیں اور مسلمان بھی اس میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدارا ہوش کریں کہ شیطان کے آلہ کاروں کے نقش قدم پر چلنا جہنم کی راہ ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کے محبوب سے شرم کرتے ہوئے اس دن اور اس کے علاوہ زندگی بھر بے حیائی بے پردگی فسق و فجور سے توبہ کر لیجئے اور آئندہ شریعت کے احکامات کی پابندی ستھری اسلامی زندگی گزارنے کا پختہ عزم کر لیجئے۔

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مری بات

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

ابو الحسن فضیل رضا القادری العطاری عفا عنہ الباری

## ماخذومراجع

قرآن مجید	کلام الہی	🌸🌸🌸
نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۲ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن تزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو یوسف محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث جیسینی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور
بحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۷۹۰ھ	کوئٹہ ۱۴۲۰ھ
النور	خلیفہ اعلیٰ حضرت سید سلیمان اشرف، متوفی ۱۳۵۸ھ	ادارہ پاکستان شاسی، لاہور ۱۴۲۹ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۵ھ
آداب زندگی	علامہ بدر القادری مصباحی	برکاتی پبلشرز، باب المدینہ کراچی

## فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
21	کی روشنی میں		ویلنٹائن ڈے کا پس منظر اور اس دن کو منانے کا انداز
23	ناجائز محبت میں دیئے جانے والے تحائف کا حکم	11	شرم و حیا کا درس اور بے حیائی کی مذمت آیات قرآنیہ سے
23	شراب نوشی کی مذمت سے متعلق آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ	15	شرم و حیا کا درس اور بے حیائی کی مذمت احادیث مبارکہ سے
25	زنا و ذواہی زنا کی مذمت میں آیات قرآنیہ و احادیث طیبہ	17	گانے باجے اور موسیقی کی مذمت قرآن وحدیث
28	مادر پدرآزادی کی فحشست اور بگڑتی صورت حال		